اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۷ر تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کراچی سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ

عام طبیعت تو بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے لیکن داڑھ میں تکلیف ابھی دور نہیں ہوئی احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

• ربوہ ۲۰ر تبلیغ (فروری) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

" طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و عافیت اور درازی عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ؛

ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِسلامی پردہ کی فلاسفی

" اسلامی پردہ سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ عورت جیل خانہ کی طرح بند رکھی جائے۔ قرآن شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں ستر کریں۔ وہ غیر مرد کو نہ دیکھیں جن عورتوں کو باہر جانے کی ضرورت تمدنی امور کے لئے پڑے ان کو گھر سے باہر نکلنا منع نہیں ہے۔ وہ بے شک جائیں لیکن نظر کا پردہ ضروری ہے۔"
(ملفوظات جلد ۱ صہ ۳۰ـ۴۳)

" اسلامی پردہ سے مراد زندان نہیں بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے ..... جہاں اس طرح غیر محرم مرد و عورت ہر دو جمع ہوں تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے۔" (ایضاً صہ ۳۴)

" پردہ کے متعلق بڑی افراط اور تفریط ہوئی ہے۔ یورپ والوں نے تفریط کی ہے اور اب ان کی تقلید سے بعض نیچری بھی اسی طرح چاہتے ہیں حالانکہ اس بے پردگی نے یورپ میں فسق و فجور کا دریا بہا دیا ہے اور اس کے بالمقابل بعض مسلمان افراط کرتے ہیں کہ کبھی عورت گھر سے باہر نکلتی ہی نہیں حالانکہ ریل پر سفر کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے. غرض ہم دونوں قسم کے لوگوں کو غلطی پر سمجھتے ہیں جو افراط اور تفریط کر رہے ہیں۔" (ملفوظات جلد ششم صہ ۳۲۳)

" یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اس کی آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاک دامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے۔ بدنظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصہ ہے۔ .... اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا بکریوں کو شیروں کے آگے رکھ دینا ہے .... قرآن شریف نے (جو کہ انسان کی فطرت کے تقاضوں اور کمزوریوں کو مدنظر رکھ کر حسب حال تعلیم دیتا ہے کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے: قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ وَیَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ ذٰلِکَ اَزۡکٰی لَہُمۡ کہ تو ایمان والوں کو کہہ دے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں۔ یہ وہ عمل ہے جس سے ان کے نفوس کا تزکیہ ہوگا .... اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسانی پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے۔"
(ملفوظات جلد ہفتم صہ ۱۳۴)

" خدائے تعالیٰ نے خُلق احصان یعنی عفت کے حاصل کرنے کے لئے صرف اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاکدامن رہنے کے لئے پانچ علاج بھی بتلا دیئے ہیں یعنی اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا۔ کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا، نامحرموں کے قصے نہ سننا اور ایسی تمام تقریبوں سے جن میں اس بدفعل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا۔ اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ۔ اس جگہ ہم بڑے دعویٰ کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ اعلیٰ تعلیم ان سب تدبیروں کے ساتھ جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہیں صرف اسلام ہی سے خاص ہے اور اس جگہ ایک نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کی وہ طبعی حالت جو شہوات کا منبع ہے جس سے انسان بغیر کسی کامل تغیر کے الگ نہیں ہو سکتا یہی ہے کہ اس کے جذبات شہوت محل اور موقع پا کر جوش مارنے سے رہ نہیں سکتے یا یوں کہو کہ سخت خطرہ میں پڑ جاتے ہیں اس لئے خدائے تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی کہ ہم نامحرم عورتوں کو بلا تکلف دیکھ تو لیا کریں اور ان کی تمام زینتوں پر نظر ڈال لیں اور ان کے تمام انداز ناچنا وغیرہ مشاہدہ کرلیں لیکن پاک نظر سے دیکھیں اور نہ یہ تعلیم ہمیں دی کہ ہم ان بیگانہ جوان عورتوں کا گانا بجانا سن لیں اور ان کے حسن کے قصے بھی سنا کریں لیکن پاک خیال سے سنیں بلکہ ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں نہ پاک نظر سے اور نہ ناپاک نظر سے اور ان کی خوش الحانی کی آوازیں اور ان کے حسن کے قصے نہ سنیں نہ پاک خیال سے اور نہ ناپاک خیال سے بلکہ ہمیں چاہیے کہ ان کے سننے اور دیکھنے سے نفرت رکھیں جیسا کہ مردار سے تا ٹھوکر نہ کھاویں کیونکہ ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آویں۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں اس لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی۔ اس میں کیا شک ہے کہ بے قیدی ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہے۔ اگر ہم ایک بھوکے کتے کے آگے نرم نرم روٹیاں رکھ دیں اور پھر ہم امید رکھیں کہ اس کتے کے دل میں خیال تک ان روٹیوں کا نہ آوے تو ہم اپنے اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ سو خدائے تعالیٰ نے چاہا کہ نفسانی قویٰ کو پوشیدہ کارروائیوں کا موقع بھی نہ ملے اور ایسی کوئی بھی تقریب پیش نہ آئے جس سے بدخطرات جنبش کر سکیں۔

اسلامی پردہ کی یہی فلاسفی اور یہی ہدایت شرعی ہے۔ خدا کی کتاب میں پردہ سے یہ مراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جائے۔ یہ ان نادانوں کا خیال ہے جن کو اسلامی طریقوں کی خبر نہیں۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت مرد دونوں کو آزاد نظر اندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جائے کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ خوابیدہ نگاہ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں بچا لینا اور دوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا اس طریق کو عربی میں غض بصر کہتے ہیں اور ہر ایک پرہیزگار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہیئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدنی زندگی میں غض بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صہ ۲۹-۳۰)

بنی نوعِ انسان کو اطاعتِ الٰہی کے دائرہ میں لانے کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے

لیکن ان کی زندگیوں میں انقلاب لانے سے پہلے ہمیں اپنی زندگیوں میں انقلاب لانا پڑیگا

اگر ہم نے احکامِ الٰہی کی ذرا بھی نافرمانی کی تو ہمیں یومِ عظیم کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا

مسجد دارالذکر لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری کا خلاصہ

لاہور یکم فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج نماز جمعہ مسجد دارالذکر لاہور میں پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ جمعہ میں سورۃ الانعام کی آیات ۱۵ تا ۱۹ اور سورۃ یونس کی آیات ۱۶، ۱۷ کی نہایت لطیف تفسیر کرتے ہوئے احباب جماعت کو دین میں بدعات اور بدرسوم کو رواج دینے اور ان کی پیروی کرنے کی ہلاکت آفرینی سے بہت پُر اثر انداز میں خبردار فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ قرآنی نظامِ حیات پر جس کا نہایت ہی دلکش نمونہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں پیش فرمایا) کما حقہ عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے ہوئے انہیں توجہ دلائی کہ بنی نوع انسان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کرنے اور انہیں اطاعتِ الٰہی کے دائرہ میں لانے کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ نہایت اہم اور عظیم ذمہ داری ہے۔ دوسروں کی زندگیوں میں انقلاب لانے کے لئے یہ امر ازبس ضروری ہے کہ احباب جماعت پہلے خود اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں میں انقلاب عظیم پیدا کریں۔

حضور نے واضح فرمایا کہ سورۃ الانعام کی آیات ۱۵ تا ۱۹ میں بہت وسیع مضمون بیان ہوا ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ اعلان کروایا ہے کہ میں سب سے بڑا فرمانبردار ہوں اور یہ کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں اور سورۂ یونس کی آیات ۱۶، ۱۷ میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ مخالفین اسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ مطالبہ کرتے تھے کہ اے محمدؐ تو اس کے سوا کوئی اور قرآن لے آ جو ہماری مرضی کے مطابق ہو یا کم از کم اس قرآن میں ہی ہماری مرضی کے مطابق کچھ تغیر و تبدل کر دے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہلوایا کہ یہ میرا کلام نہیں۔ یعنی مجھ میں یہ قدرت نہیں کہ میں اس میں اپنی طرف سے کوئی تغیر و تبدل کر دوں جو کچھ مجھ پر بذریعہ وحی حکم نازل کیا جاتا ہے۔ میں اسی کی پیروی کرتا ہوں اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

ان ہر دو سورتوں کی محولہ بالا آیات میں بیان کردہ مضمون پر بہت شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالتے اور ان میں سے ہر آیت کی نہایت ہی لطیف اور پُر معارف تفسیر کرنے کے بعد حضور نے فرمایا اس سارے مضمون میں یہ امر قابل غور ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ پیارے رسول ہیں جو پہلے خدا تعالیٰ کا قرب آپ کو حاصل ہوا اور جو مرتبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا وہ اس قدر ارفع و اعلیٰ ہے کہ کوئی نہیں کہ جو آپ کی گرد کو بھی پہنچ سکے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ کہلوایا کہ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ۔ یعنی یہ کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے اس بڑے دن کے عذاب سے کون بچائے گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تو اوّل المسلمین ہیں۔ یعنی سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار تھے۔ آپ کے متعلق تو نافرمانی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود خدا تعالیٰ نے آپ سے یہ کہلوایا۔ یہ اعلان آپ سے دراصل ہمارے لئے کروایا گیا ہے کہ ہم اپنی اپنی فکر کریں اور سوچیں کہ اگر ہم نے ذرا بھی نافرمانی کی خدا تعالیٰ کے احکام کی تو کوئی ہمیں یومِ عظیم کے عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ یہ بہت خوف کا مقام ہے۔

حضور نے خطبہ کے دوران مزید فرمایا کہ جو تعلیم اور جو احکام قرآن کی شکل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لائے سارے کی ساری تعلیم یا نظام یا ضابطۂ حیات وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے پیش نہیں کیا وہ خدا تعالیٰ کا عطا کردہ ہے اس میں تغیر و تبدل ہو ہی نہیں سکتا۔ آپ کے مخالفین ہی اس میں تغیر و تبدل کا مطالبہ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو ایمان لانے کے باوجود دین میں بدعات داخل کرتے ہیں یا بدرسوم کی پیروی کرتے ہیں وہ منہ سے کہیں یا نہ کہیں زبانِ حال سے وہ بھی یہی مطالبہ کرتے ہیں کہ خدائی احکام کو ان کی مرضی کے مطابق بدل دیا جائے۔ سو اگر ہم احمدی واقعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متبع اور آپ کے لائے ہوئے احکام کی معرفت رکھنے والے آپ سے حقیقی معنوں میں پیار کرنے والے اور آپ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے والے ہیں تو ہمیں ہر قسم کی بدعتوں اور بدرسوم سے دُور رہنا پڑے گا اور ہر قسم کی بدعملیوں سے اجتناب کرنا پڑے گا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں میں تبدیلی کرنا پڑے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا کہ مجھ میں تو یہ قدرت ہی نہیں کہ ان خدائی احکام میں تبدیلی کروں۔ پھر اور کون ہو سکتا ہے جو اس تبدیلی کا سوچ بھی سکے؟

حضور نے فرمایا کہ نافرمانی کی سزا سے جو یومِ عظیم کے عذاب کی شکل میں ملے گی کوئی کسی کو نہیں بچا سکتا۔ ہر شخص اپنی جان کا خود ذمہ دار ہے۔ اگر ہلاکت طلب کرنے والی بدعتوں میں آپ نے شامل ہونا ہے تو آپ کی مرضی اور اگر آپ نے قرآنی احکام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر خدا کے پیار کو حاصل کرنا ہے۔ تو یہ بھی آپ پر منحصر ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تو خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کروایا کہ اگر میں نافرمانی کروں یا خدائی احکام میں تبدیلی کروں تو میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ کوئی مجھے اس سے نہیں بچا سکتا۔ پھر آپ لوگوں کو یا دوسروں کو اگر وہ نافرمانی کریں کون بچا سکتا ہے۔ یہ بڑے ہی خوف کا مقام ہے۔

خطبہ کے آخر میں حضور نے قرآنی احکام پر عمل پیرا ہونے اور احکام الٰہی کی اطاعت کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا آج ابتداء ہو گئی ہے میری طرف سے تنبیہ کی۔ میں کچھ عرصہ آپ (مراد احباب جماعت) کی اصلاح کی کوشش کروں گا کہ بدرسوم اور خلافِ اسلام باتیں آپ کے درمیان راہ نہ پا سکیں اور اگر ضرورت محسوس ہوئی تو کسی قدر سختی سے بھی کام لوں گا۔ نوعِ انسانی کی زندگی میں انقلاب برپا کر کے انہیں اطاعتِ الٰہی کے دائرہ میں لانا آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے جو آپ لوگوں پر خدا تعالیٰ کی طرف سے عائد کی گئی ہے یہ امر یاد رکھیں کہ بنی نوعِ انسان کی زندگیوں میں انقلاب لانے سے پہلے آپکو اپنی زندگیوں میں انقلاب لانا پڑیگا۔ اللہ تعالیٰ آپکو بھی اور مجھے بھی اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبے کو عملی جامہ پہنا کر ہم نے غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال کرنا ہے اسے مشن قائم ہونے ہیں اتنی مساجد تعمیر کی جانی ہیں اور دنیا کی ایک سو زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کر کے انہیں شائع کرنا ہے ...... تاکہ ہم غلبۂ اسلام کی صدی کا شایانِ شان استقبال کرنے کے قابل ہو سکیں"

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط کرنے سے ہم انشاء اللہ اس منصوبہ کی تکمیل کے سامان پیدا کریں گے۔ کیا آپ اس مبارک کام میں تعاون کر رہے ہیں۔ اگر آپ اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے اس وقت تک حصہ نہ لے سکے ہوں تو اس کے لئے اب بھی وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

تیرھواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ حبیب بنک نے جیت لیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے

ربوہ ۲۸ صلح (جنوری) - تیرھواں چار روزہ آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ حبیب بنک کراچی نے پاکستان آرمی کی ٹیم کو ہرا کر آج یہاں جیت لیا اور چیمپئن شپ کی ٹرافی حاصل کی۔

ٹورنامنٹ ختم ہونے پر امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث سیدنا حضرت حافظ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے جیتنے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فائنل میچ بھی دیکھا اور آخر میں اجتماعی دعا کرائی اور کھلاڑیوں کے ساتھ تصویر کھنچوائی۔

اس ٹورنامنٹ میں ملک کے کونے کونے سے آئی ہوئی بیس ٹیموں نے حصہ لیا۔ آخری نتائج کی رُو سے حبیب بنک کراچی کی ٹیم چیمپئن، پاکستان آرمی کی ٹیم رنر اَپ، فضلِ عمر کلب ربوہ کی ٹیم تیسرے نمبر پر اور پاکستان ریلوے کی ٹیم چوتھے نمبر پر آئی۔

حضور ایدہ اللہ کی طرف سے اوّل، دوم اور سوم آنے والی ٹیموں کو بالترتیب تین ہزار روپے، دو ہزار روپے اور ایک ہزار روپے کے انعامی بانڈوں کے خصوصی انعامات بھی دیئے گئے۔ حبیب بنک کی ٹیم کے کیپٹن جناب عبد الرحیم اور کوچ اور منیجر جناب علوی صاحب تھے جبکہ پاکستان آرمی کی ٹیم کے کپتان کیپٹن حسین مہدی اور کوچ اور منیجر میجر اے۔ ڈبلیو قریشی تھے ان کو بھی انعامات دیئے گئے۔ فضلِ عمر کلب ربوہ کے کیپٹن جناب ظہیر شاہ اور منیجر اور کوچ پروفیسر چوہدری محمد علی نے بھی انعامات حاصل کئے۔ اس کے علاوہ ٹورنامنٹ میں آنے والے پاکستان کے نامور کوچ اور ایمپائر صاحبان کو بھی خصوصی انعامات دیئے گئے ان میں جناب اکمل وائیں، جناب شیخ امین، جناب مسعود عالم، جناب ضامن، جناب نذیر بھٹا، جناب محمد خاں کراچی، جناب ملک مسعود احمد، جناب مرزا رفیق احمد، جناب خورشید موتی لال صاحب اور اس کے علاوہ جناب مبارک احمد خالد صاحب کو بھی انعامات دیئے گئے۔ علاوہ ازیں تمام ٹیموں کے اراکین کو ٹورنامنٹ میں شمولیت کی اسناد دی گئیں۔ ان ٹیموں کے کیپٹن صاحبان نے حضور ایدہ اللہ سے یہ اسناد وصول کیں۔ ان ٹیموں کے نام یہ ہیں۔ حبیب بنک کراچی، پاکستان آرمی، فضلِ عمر کلب ربوہ، نیشنل بنک، وائی ایم آر سی فیصل آباد، راولپنڈی ڈویژن، برادرز کلب لاہور، وائی ایم سی اے کراچی، رائل کلب ربوہ، پاک پولیس، نیو ایج کلب لاہور، پی آر کراچی، الائیڈ کلب فیصل آباد، وائی ایم سی اے لاہور، سی ٹی آئی سیالکوٹ، میاں چنوں کلب، فرینک فائیو کلب لاہور، بنوں کلب اور جھنگ کلب۔

فائنل میچ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخری روز کا فائنل میچ بنفسِ نفیس تشریف لا کر دیکھا۔ یہ میچ ملک کی دو مایہ ناز ٹیموں یعنی حبیب بنک کراچی اور باسکٹ بال کی قومی چیمپئن ٹیم پاک آرمی کے درمیان تھا۔ یہ میچ حبیب بنک نے ۵۹ کے مقابلے میں ۸۷ پوائنٹس سے جیت لیا۔

اسی میچ کے ریفری پاکستان کے انٹرنیشنل ایمپائر اور کوچ جناب شیخ محمد امین اور مشہور کوچ جناب اکمل وائیں تھے۔

آج کے دن کا دوسرا نمایاں کھیل تیسری اور چوتھی پوزیشن پر تھا جس میں فضلِ عمر کلب ربوہ اور پاک ریلوے کے درمیان زبردست مقابلہ ہوا۔ یہ مقابلہ فضلِ عمر کلب ربوہ نے ۵۰ کے مقابلے میں ۶۲ پوائنٹس سے جیتا

آج کا پہلا سیمی فائنل حبیب بنک اور فضلِ عمر کلب کے درمیان ہوا۔ یہ میچ حبیب بنک نے ۵۶ کے مقابلے میں ۱۰۲ پوائنٹس سے جیت لیا۔

دوسرا سیمی فائنل پاک آرمی اور ریلوے کے درمیان ہوا جو کہ آرمی نے ۵۵ کے مقابلے میں ۷۱ پوائنٹس سے جیت لیا۔

تیسری چوتھی پوزیشن کے میچ میں جو کہ فضلِ عمر کلب نے ۶۰ کے مقابلے میں ۵۳ پوائنٹس سے جیتا

ٹورنامنٹ میں چاروں روز نہایت اچھے کھیل کا مظاہرہ ہوا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح پہلے روز محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کیا۔ اس کے بعد دوسرے روز کے مہمانِ خصوصی ایشین ہاکی فیڈریشن کے صدر اور انٹرنیشنل ہاکی فیڈریشن کے نائب صدر کرنل آئی ایس دارا تھے۔ تیسرے دن کے مہمانِ خصوصی ضلع لاہور کے امیر جماعت ہائے احمدیہ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب تھے آخری دن حضور ایدہ اللہ کی آمد سے قبل کے میچوں کے مہمانِ خصوصی پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کے سیکرٹری جنرل شیخ نعیم صاحب تھے۔ ٹورنامنٹ کے تیسرے دن یعنی ۲۷ جنوری کو ٹورنامنٹ کی انتظامی کمیٹی کی طرف سے کھلاڑیوں اور کوچ و منیجر صاحبان کے اعزاز میں ایوانِ محمود ربوہ میں ڈنر دیا گیا جس میں ربوہ کے بعض احباب کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ شفقت شمولیت فرمائی اور باسکٹ بال کے پرانے کھلاڑیوں کے درمیان کافی دیر تک تشریف فرما رہ کر ان سے بے تکلفی کے ماحول میں گھل مل کر باتیں کیں۔

وصیّت --- کامل الایمان ہونے کا معیار ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہشتی مقبرہ کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ:-

"خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔" (الوصیت)

اِس ارشاد کی تشریح کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ اپنے خطبہ جمعہ مؤرخہ ۲۴؍ مطبوعہ الفضل مؤرخہ ۱۰ ؍ مئی ۱۹۳۲ء میں فرماتے ہیں کہ:-

"اگر صحیح طور پر عمل کیا جائے اور جماعت کو وصیت کی اہمیت بتائی جائے اور بتایا جائے کہ یہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ طریق ہے تو میں سمجھتا ہوں ہزاروں آدمی ہیں جنہیں تا حال اس طرف توجہ نہیں ہوئی۔ وصیت کے ذریعہ اپنے ایمان کامل کر کے دکھائیں گے۔"

پھر اسی خطبہ میں آگے چل کر فرماتے ہیں:-

"دوسرے اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وصیت کی تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کے ساتھ بہت سے انعامات وابستہ ہیں ابھی تک جنہوں نے وصیت نہ کی ہو وہ کر کے اپنے ایمان کے کامل ہونے کا ثبوت دیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے جو شخص وصیت نہیں کرتا مجھے اس کے ایمان میں شبہ ہے پس وصیت معیار ہے ایمان کے کامل ہونے کا۔"

تمام صدر صاحبان جماعت / امراء کرام و صدر صاحبان مجالس موصیان سے التماس ہے کہ اپنی جماعتوں میں احباب جماعت کو تحریک کریں کہ وہ اپنی آمد و جائیداد کی نمایاں قربانی پیش کرتے ہوئے اس بابرکت نظامِ وصیت میں شامل ہوں۔

حفظِ قرآن سے متعلق ایک روایت

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا:-

"ایک شخص یہاں آیا جو میری محبت سے معمور نظر آتا تھا۔ میں نے اسے پوچھا تو اس نے کہا آپ نے ایک دفعہ درس میں فرمایا تھا اگر کوئی شخص قُلْ هُوَ اللّٰهُ جتنا قرآن ہر روز یاد کرے تو ۸ سال میں حافظ ہو جائے میں نے اس پر عمل شروع کیا۔ اب ستائیسواں پارہ حفظ کرتا ہوں۔"

(بدر ۲۷؍ جنوری ۱۹۱۰ء صفحہ - مندرجہ الفضل ۲۵؍ اگست ۱۹۹۸ء)

ڈاکٹر عبدالسلام کو وینیزوئیلا کے صدر کی طرف سے ملک کا اعلیٰ ترین اعزاز دیا گیا

برازیل، کولمبیا، پیرو اور وینیزوئیلا کی یونیورسٹیوں نے اعزازی ڈگریاں دیں

لندن یکم فروری۔ پاکستان کے نوبل انعام یافتہ سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کو وینیزوئیلا کے صدر لوئیس ہیریرا نے اپنے ملک کا اعلیٰ ترین سول اعزاز آرڈر آف اینڈریز بیلو عطا کیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ روزنامہ پاکستان ٹائمز نے ۲ فروری ۱۹۸۰ء کی اشاعت میں اندرونی صفحات میں سے پانچویں صفحے پر سنگل کالمی خبر دیتے ہوئے بتایا ہے کہ پروفیسر عبدالسلام ۱۵ جنوری سے ۲۹ جنوری تک تیسری دنیا کے ترقی پذیر لاطینی ممالک کے دورے پر رہے اور انہوں نے برازیل، کولمبیا، پیرو اور وینیزویلا کا دورہ کیا۔ اس دورے کے دوران ان کو متعدد یونیورسٹیوں نے ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگریاں بھی دیں۔ ان میں یونیورسٹی آف کیوسو ایشنل یونیورسٹی آف انجینئرنگ لیما اور پیرو کی مارکوس یونیورسٹی بھی شامل ہے۔

پاکستان ٹائمز نے اے پی پی کے حوالے سے بتایا ہے کہ کاراکس، وینیزوئیلا کی یونیورسٹی آف سیمون نے پروفیسر عبدالسلام کو اپنا اعزازی پروفیسر بنایا ہے اور ان کو ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری بھی عطا کی گئی ہے۔

پروفیسر عبدالسلام جب پاکستانی سفیر مقیم برازیل ڈاکٹر ایس اے ریچ احسانی کے ساتھ پہنچے تو ان کا استقبال نائب صدر اوریلیانو شاویز نے کیا۔ اس کے علاوہ کولمبیا کے صدر ٹربے نے بھی ان کا استقبال کیا

پروفیسر عبدالسلام نے تجویز کیا ہے کہ برازیل میں توانائی کے متبادل ذرائع کا ایک مرکز قائم کیا جائے۔ اس کے علاوہ انہوں نے پیرو میں ایک بین الاقوامی مرکز برائے مائننگ اور میٹالوجی اور وینیزوئیلا میں ایک بین الاقوامی مرکز برائے پٹرولیم قائم کرنے کی بھی تجویز پیش کی ہے۔

انتخاب عہدیداران

مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر انچارج مبلغ امریکہ کی ہدایت کے مطابق تمام جماعتوں میں پندرہ مارچ تا پندرہ اپریل کے عرصہ میں صدر، سیکرٹری اور سیکرٹری مال کا انتخاب ہوگا جو ریجنل صدر یا ریجنل مبلغ کروائیں گے۔ صدر صاحبان، ریجنل صدر یا ریجنل مبلغ سے رابطہ پیدا کر کے اپنی جماعت کے عہدیداران کے انتخاب کی تاریخ مقرر کر کے تمام ممبران کو تحریری اطلاع دیں۔

سالانہ کنونشن

امسال جماعتہائے احمدیہ امریکہ کی سالانہ کنونشن جنوب مشرقی ریجن میں ۳۰ اگست تا یکم ستمبر ہوگی جس میں تمام ممبران احباب و خواتین کے تعلیمی امتحان کے لئے کتاب THE ESSENCE OF ISLAM کے پہلے ۱۴۴ صفحات مقرر کئے گئے ہیں۔ کتاب ۸ ڈالر میں مل سکتی ہے۔

قائد اعلیٰ خدام الاحمدیہ

مکرم محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مکرم کبیر حق صاحب آف شکاگو کو مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کا قائد اعلیٰ مقرر فرمایا ہے۔

The **ANNOOR** is edited and published for the AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM, Inc., in the U.S.A. by Ata Ullah Kaleem, Missionary, West Coast Region, from 3336 Maybelle Way, Oakland, California 94619. Phone: 415/261-9481. The American Headquarters of the Ahmadiyya Movement in Islam are located at 2141 Leroy Place, N.W., Washington, D.C. 20008. Phone: 202/232-3737.

AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM, INC.
WEST COAST REGION
3336 MAYBELLE WAY
OAKLAND, CALIF. 94619

Once an Ahmadi punished his son by beating him.
The Promised was much moved by the incident.
He summoned him to his presence, and made a moving speech, and said: In my opinion beating children like that is a part of shirk, making equals to Allah. Beating children like that implies that the unmannered person who beats his children like that wants to make himself a partner with Allah in giving guidance in the process of human development. In as many ways and as much effort in put in punishment, Parents should put the same kind and quantity of effort in praying for them. They should indulge in praying for them with the depth of their hearts, because the prayers of parts are given special acceptance.